رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا (عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستار دین ہوں

الفضل

خدا تعالیٰ نے اِسبات کے ثابت کرنیکے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ... لیکن پھر بھی ... لوگ ... نہیں مانتے ۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷)

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے، اور وہی مسیح موعود ہے، (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل
قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کے
پتہ پر ہو ۔
چندہ غیر ممالک سے ستار روپے
(معہ ر)

چندہ مقامی خریداران ۔ چار روپے سالانہ

جلد ۲ | مورخہ ۳ - دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۱۴ - محرم الحرام سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۷۳

Digitized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت دو دن علیل رہی لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کو کسی قسم کی شکایت نہیں ہے،

قادیان کے مضافات میں تبلیغ کا کام مبلغین کی جماعت کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ کل بتیس مبلغین چار چار آدمیوں کی ٹولیاں بنا کر چھ چھ گاؤں میں وعظ و نصیحت کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں ۔

منارۃ المسیح کا کام بسرعت شروع ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی تکمیل کی توفیق دے۔ اور ان کی وجہ سے جو برکات نازل ہونے والی ہیں۔ ان سے متمتع کرے ۔

مطلع ابر آلود ہے۔ اور کسی قدر بارش بھی ہوئی ہے۔ سردی بڑھ گئی ہے ۔

تازہ خبریں

۲ - دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء

ہز مجسٹی ملک معظم قیصر ہند برٹش سپاہ کے ہیڈ کوارٹر کے معائنہ کے لئے فرانس تشریف لے گئے۔ پیرس میں غیر سرکاری خیال ہے کہ دشمن متحدہ افواج کی صفوف کو درہم برہم کرنے کی ضرور از سر نو بے باکانہ کوشش کریگا۔ کیونکہ مشرقی محاذ میں شکستوں سے جرمن رعب و وقار کو جو نقصان پہنچا ہے اسکی تلافی کا وہ مغربی منظر میں خواہشمند ہے۔

جرمن پولینڈ میں ہنوز مصروف پیکار ہیں اور باوصف نامساعد حالات کے نہایت بہادری سے لڑ رہے ہیں ۔

سمالی لینڈ میں برٹش شتر سواروں نے شمیر بیرس میں درویشوں پر حملہ کر کے انکے تمام قلعے چھین لئے ہیں ۔

ایمسٹرڈم ہنڈیسبرڈ کا نامہ نگار سلوٹس سے رقمطراز ہے کہ یسر اور لڑکے مابین جنگ ہو رہی ہے اور ایک لاکھ جرمن تسخیر یپ رس کی آخری کوشش کی غرض سے بھیجے گئے ہیں ۔

کلکتہ ۔ اخبار سٹیٹس مین کلکتہ کا ولایتی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ ٹائمز کا فوجی نامہ نگار سر جان فرنچ (سپہ سالار افواج متحدہ) کی مراسلت پر اظہار رائے کرتا ہوا لکھتا ہے کہ انگلستان فرانس اور بلجیم کو جرمن سپاہ کے سخت دباؤ کا متحمل ہونا پڑا ہے۔ کیونکہ جرمنی نے اپنی بہت بڑی سپاہ کو مغربی منظر جنگ میں مامور کیا ہے۔ اور متحدہ سلطنتیں فرانس اور بلجیم میں چالیس لاکھ میں سے تیس لاکھ اعلیٰ جرمن لشکر کو روکے ہوئے ہے۔ بقیہ صرف دس لاکھ جرمن فوج روس کے مقابلہ میں ہے،

پیرس میں مشتہر شدہ مراسلت سے منکشف ہوتا ہے کہ بلجیم میں خوب گولہ باری ہوئی اور دشمن نے شمال اراس میں مستعدی ظاہر کی۔

روس سرکاری رپورٹ۔ پٹروگراڈ میں سرکاری طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ روسیوں نے زرکو کے علاقہ میں پیشقدمی کی کوشش کی تھی مگر ہٹا دیئے گئے۔ یکشنبہ کو دریائے وسچولا کے بائیں کنارے کے محاذ میں گولہ باری ہوتی رہی۔ دس روز کی لڑائی کے بعد روسیوں نے آسٹریوں سے کوہ کارپیتھین کے دروں کو چھین لیا روسیوں نے پہلے نصف ماہ میں پچاس ہزار

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

جنگ یوروپ

۲۷ - نومبر ۱۹۱۴ء

لنڈن - مسٹر لائڈز اعلان کرتے ہیں کہ ایک جرمن آب دوز کشتی نے بندرگاہ ہیور کے نزدیک (جو کہ فرانس کی بندرگاہ ہے) جہاز ملیکاٹ اور پریمو کو غرق کر دیا - ملاح بچا لئے گئے ۔

لنڈن - اضلاع متحدہ امریکہ اور جنوبی امریکہ کی جمہوری سلطنتوں نے مشترکہ طور پر متخاصمین سے درخواست کی ہے کہ امریکن تجارت کے تحفظ اور غیر جانب داری کے مسئلے میں ہر ممکن رکاوٹ دور کرنے کے لئے وہ اپنے اپنے مصافی جہاز امریکہ کے سمندروں سے ہٹالیں - بعض ملک چاہتے ہیں کہ ساحل سے ایک سو میل پرے رہ کر جنگی جہاز باہم لڑ سکتے ہیں ۔

لنڈن - پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کل توپخانہ کی آتش باری ہر جگہ نسبتاً ہلکی رہی - دشمن کی پیدل فوج نے ڈکسموڈ کے جنوب کی طرف یسر کے دائیں کنارے پل کے ناکوں پر دو حملے کئے جو آسانی سے پسپا ہوئے - ریمز پر کسی قدر سخت آتش باری ہوئی - ارگون کے علاقہ میں پیدل فوج کے چند حملے اور خندقوں کی سے دے ہوئی - ان جھڑپوں میں جو فوج شامل تھی وہ پوری بٹین کے مساوی نہ تھی جو زمین ہمارے ہاتھ سے نکلی یا ہمارے ہاتھ میں آئی ہے وہ ۵۰ میٹر سے زائد نہیں ہے ۔

لنڈن - برطانوی گورنمنٹ کو پختہ طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ امریکہ کی ریاستہائے کولمبیا اور ایکوے ڈور ہوائی تار کے معاملہ میں غیر جانبداری کے ضوابط کو مدنظر رکھنے سے قاصر رہی ہیں - ایکوے ڈور کی نسبت یہ بھی شکایت ہے کہ جرمن جزائر گالاپاگوس کو استعمال کر رہے ہیں - انگریزی و فرنچ حکومتوں نے صوبجات متحدہ امریکہ کی حکومت کو لکھا ہے کہ وہ دوستانہ طور پر ان ریاستوں کو سمجھا دے ۔

لنڈن لارڈ کچنر نے بیان فرمایا کہ ہمارے کیولری ڈویژن نے سات میل کی لمبائی میں ایک سالم جرمن جیش کے شدید حملوں کے باوصف دو دن تک خندقوں کی شاندار محافظت کی - نہایت نازک زمانہ میں جرمنوں کے پورے گیارہ جیشوں نے سرجان فرنچ کی پوزیشن پر حملہ کیا تھا ۔

۲۸ - نومبر ۱۹۱۴ء

لنڈن - بورڈو کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ انگریزی و فرانسیسی سکواڈرن بحیرہ ایڈریاٹک اور دردانیال کی ناکہ بندی کر رہا ہے - نیز ساحل مصر کا محافظ ہے ۔

لنڈن - قاہرہ بیکانیر کے شتری کور اور بدویوں میں ۲۰ ماہ نومبر کو جو جھڑپ ہوئی - اسمیں ۶۰ بدوی کام آئے - ان میں ۲ مشہور شیخ بھی تھے - ایک شیخ ترکی کمانڈر مختفی پاشا کا لڑکا ہے ۔

لنڈن - امسٹرڈم میں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن روسی حملے کے خوف سے دریائے سیل پر مورچے اور خندقیں بنا رہے ہیں انہوں نے بلجیم اور فرانس سے ۴۰ ہزار سپاہ برسلا کو بھیجی ہے اور ۵۷ توپیں کراکو کی طرف روانہ کی ہیں -

مشغول کارزار ہندوستانی فوج کے افسروں اور سپاہیوں کے نام فرانس - مصر اور مشرقی افریقہ میں معمولی خرچ پر ہندوستان سے تار بھیجے جا سکتے ہیں ۔

دہلی - راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب اہلووالیہ کے فرزند کپتان کنور اندرجیت سنگھ صاحب جو ۵۷ وائلڈز رائفلز میں ڈاکٹر تھے میدان جنگ فرانس میں کام آئے ۔

۲۹ - نومبر ۱۹۱۴ء

لنڈن - روسی نوونو پر قابض ہو گئے ہیں ۔

لنڈن - پٹروگراڈ - جنرل اسٹاف نے ایک انتباہی اعلان شائع کیا ہے کہ پولینڈ میں روسی فتوحات کی خبریں واقعات پر مبنی نہیں ہیں - اور انہیں تامل کے ساتھ قبول کرنا چاہیئے اس میں شک نہیں کہ جرمنوں کو اپنی اس تجویز میں پوری ناکامی ہوئی ہے کہ وسچولا کے بائیں کنارہ پر محاذ سے روسیوں کو کاٹ کر روسی فوج کے ایک حصہ کو گھیر لیں اور جرمنوں کو اپنی پسپائی میں سخت نقصان پہنچا ہے - لیکن جرمن نہایت استقلال کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں اور یہ خیال کرنا ناممکن ہے کہ پولینڈ میں جنگ کا خاتمہ ہو گیا ہے ۔

دہلی سے سرکاری تار - مغربی رزمگاہ میں برابر خاموشی ہے پولینڈ کی لڑائی میں جو کامیابی روسیوں کو حاصل ہوئی ہے اس کے متعلق پٹروگراڈ کے سرکاری حکام خاموش ہیں لیکن روسی اخباروں کو اس بات میں شک نہیں ہے کہ روسی فوج کو عنقریب ایک نمایاں فتح حاصل ہوگی ۔

لنڈن - ناروین جہاز ہلیسن جو آسٹریا سے چلی کی طرف کو جا رہا تھا - کیلٹا کولوسو (بندرگاہ چلی) میں پہنچ گیا اور بیان کرتا ہے کہ جرمن کروزر اسے جوان فرینڈز تک لے گئے اور نہ صرف انہوں نے اس کا کوئلہ چھین لیا بلکہ کوئلہ لیتے وقت اسے نقصان بھی پہنچایا ناروین جہاز جنگی جہازوں کے پہرہ میں فلیٹ وڈ پہنچ گیا ہے - جہاں لوگوں میں سخت جوش پیدا ہو گیا ہے -

کاماگاٹا مارو جہاز پر سکھوں کا جانا بقول ولایتی اخبار کرانیکل جرمن حکومت کی تجویز کا نتیجہ تھا - بقول اخبار مذکور کنیڈا کی حکومت کو اس کا قطعی ثبوت مل گیا ہے - مگر پانیر اسے بالکل غلط بتاتا ہے وہ کہتا ہے کہ گو ہر ناگوار واقعہ کے متعلق یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اس میں جرمن کا ہاتھ ہوگا - مگر کاماگاٹا مارو کے متعلق ایک لحظ کے لئے بھی کرانیکل کی روایت باور نہیں کی جا سکتی ۔

ترکی و مصر - برٹش فوجوں کی اب ترکی فوجوں سے نہر سویز سے ۲۰ میل مشرق کو مٹ بھیڑ ہو رہی ہے ۔

اعلان ضروری

مکانات کے انتظام کے لئے اور دیگر ضروری امور کیلئے جلسہ پر آنیوالے مہمانوں کی تعداد کا معلوم ہونا ضروری ہے - اسلئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ جو صاحب جلسہ پر تشریف لانیوالے ہیں وہ اپنی لوکل انجمن کے سکرٹری صاحب کو اپنا نام لکھا دیں تاکہ وہ ایک فہرست میں آنیوالے مہمانوں کی تعداد سے مجھے اطلاع دیں جہاں کوئی انجمن نہ ہو یا وہ کسی قریب کی انجمن میں اپنا نام نہ درج کرا سکیں تو وہ احباب براہ راست مجھے اطلاع دیں - ممنون ہونگا - خاکسار سعید العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۳ - دسمبر ۱۹۱۴ء

ہمارے تعلقات کس کے ساتھ ہوں؟

وہ کتاب حکیم جو ہماری زندگی کے لئے رہنما ہے اور جو ایسا نور ہے کہ جس کی روشنی میں ہم بے کھٹکے منزل ہستی کو طے کر سکتے ہیں۔ اسمیں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار کہ تم ظالموں کیطرف ذرا بھی مائل نہ ہو۔ ورنہ تمہیں بھی وہ آگ چھو جائے گی جسمیں وہ خود پڑے ہیں۔ یعنی اگر تمہارے تعلقات ان لوگوں کے ساتھ ہوں۔ جن کے ایمان یا اعمال میں کسی قسم کی بھی ظلمت یا نقص ہے تو ضرور ہے کہ ان کے تاثیرات سے تم بھی متاثر ہو۔ اور پھر انجام کے لحاظ سے تم ان نتائج میں شامل ہوگے۔ جن میں وہ ظالم خود گرفتار ہونے والے ہیں۔ و المؤمنون اولیاء بعضہم لبعض کے مطابق انہی سے ہونی چاہئیں۔ جو صاحب ایمان ہوں اور جو ایک دوسرے پر نیک اثر ڈالیں اور باہمی ارتباط اور اتحاد سے رُوحانیات میں ترقی کر سکیں نہ ان لوگوں سے جن کی صحبت ایک زہر کا اثر رکھتی ہے۔ اور جن سے ایک گھڑی کا تعلق بھی بست سالہ نیکیوں کو داغدار بنا دے سکتا ہے۔ پس ہمارے بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت چوکس رہیں اور اپنے گرد و پیش کے حالات پر نظر ثانی کرتے رہیں تا ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے لئے کوئی مصیبت سہیڑ رہے ہوں۔ شیطان کے حملے کئی رنگ میں ہوتے ہیں۔ انمیں سب سے زیادہ خطرناک وہ حملہ ہے جو نیکی کے لباس میں اور اپنا بن کر ہو۔ ہمارے باوا آدم پر بھی جو حملہ ہوا وہ بھی اسی رنگ میں ہوا۔ کہ ابلیس ان کے پاس خیر خواہی کا لباس پہنکر آیا۔ وقاسمہما انی لکما من الناصحین اور کہا کہ ھل ادلکم علی ملک لا یبلی۔ کہ میں تجھے ایسی مملکت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو کبھی تباہ نہ ہو۔ حالانکہ جس بات کی طرف وہ انہیں لے جانا چاہتا تھا وہ سراسر تباہی انگیز تھا۔ اللہ کے فضل نے دستگیری کی۔ اور حضرت آدم اس خوفناک منصوبہ سے بچ گئے شیطان کے حملے ابھی ختم نہیں ہوئے کہ وہ لاحتنکن ذریتہ کہہ چکا ہے۔ بس ایک ہی ہتھیار ہے اور ایک ہی کاری حربہ ہے جو اس کے کسی داؤ کو چلنے نہیں دیتا وہ کیا؟ لاحول اور بد صحبت سے بچنا۔ اور اپنے آپ کو کسی صادق کے قدموں میں ڈالنا۔ ہماری جماعت کے افراد کے لئے یہ تو بشارت کا مقام ہے کہ ان کا تعلق ایک ایسے صادق سے ہے جو برگزیدگی اور نبوت کا تاج اپنے سر پر رکھتا ہے پھر اس کی وفات کے بعد وہ بے پناہ نہیں بلکہ اپنے آپ کو ایک حصن حصین میں رکھتے ہیں۔ لاحول کے پستول سے ہر وقت انہیں مسلح رہنا چاہیئے اور دعاؤں میں مشغول کہ یہی راہ ہے شیطانی حملات سے بچنے کی۔ ہر وہ بدرُوح جو خدا سے دور ڈالنے والی ہے یا کسی صادق کے مقرر کردہ مرکز سے قطع تعلق کا مشورہ دینے والی اس سے دُور رہو۔ اور اس کی قسموں اور خیر خواہانہ نرم باتوں میں نہ آؤ کہ ان کی زبانوں پر شہد ہے۔ مگر دلوں میں زہر۔ تم ان کی شکلیں دیکھتے ہی انہیں پہچان جاؤ۔ اور جس قدر بھی جلد ممکن ہو ان سے اپنے آپ کو بچا لاؤ۔ کہ جس راہ پر وہ تمہیں چلانا چاہتے ہیں وہ جہنم کو لیجانے والی ہے تم اپنے آپ کو اس راہ پر ثابت قدم رکھو۔ جو تمہارے لئے خدا نے مسیح موعود کے وقت اور پھر اس کی وفات کے بعد نمایاں کی۔ اور جس پر چل کر تم نے آج تک سکھ پایا۔ کیونکہ انشاءاللہ آئندہ بھی تمام آراموں اور سکھوں اور راحتوں کی ضمانت اسی میں ہے۔ کہ تمہارا تعلق کسی ایک "خدا کے مقرر کردہ" سے ہو۔ اور ہر مصیبت و ابتلاء کے وقت اس کی حفظ میں اس طرح آسکو۔ جس طرح کہ مرغی کے پروں کے نیچے بچے آجاتے ہیں۔ کیونکہ جو بھیڑیں ایک چرواہے کی ضرورت نہ سمجھیں اور اپنے آپ کو ایک سبزہ زار میں پاکر بالکل بے پروا ہو جائیں ضرور ہے کہ وہ ناگاہ کسی وقت کسی بھیڑیئے کے حملے سے ہلاک ہوں۔ جو شاخ اپنی موجودہ سرسبزی پر بھروسہ کرکے آئندہ کسی جڑ سے اپنا تعلق نہ رکھے وہ آخر ایک روز خشک ہوگی پس میرے بھائیو۔ میرے دوستو۔ میرے عزیزو۔ تم ہوشیار رہو۔ اور اپنے مامور کی ہدایات پر کاربند ہو جاؤ۔ جو انتظام اور طریق عمل اس نے تمہارے لئے پسند کیا وہی بہتر ہے اس کے سوا جو تجویز ہے وہ بظاہر کیسی خوشنما نظر آئے اُسے بھی اختیار نہ کرو۔ کہ اس میں تمہاری ہلاکت ہے۔ جن لوگوں سے اس نے تمہیں قطع تعلق کے لئے کہا ان سے قطع تعلق ہی رکھو اور سمجھو کہ دوسرے مدعیان اسلام سے تم اکٹھے ہو سکتے تھے۔ تو دو ہی موقعوں پر ایک عبادت یعنی نمازیں اور دوسرے نکاح میں اس نے تمہیں کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کر دیا۔ اور ایسا ہی یہ بھی اجازت نہ دی کہ اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو دے کر اُسے تکالیف میں ڈال دو۔ اس میں تمہارے لئے کیا سبق ہے۔ میرے نزدیک یہ کہ جہاں اور جس چیز میں تم اپنے دین کا کچھ ضرر بھی دیکھو۔ اُس سے الگ ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ اگر کسی مکان یا لباس میں تم یہ بات دیکھو کہ خدا کی عبادت میں حارج ہے تو اُسے فوراً چھوڑ دو۔ یہاں تک کہ اس ملک کو چھوڑ دینے کا حکم ہے۔ جہاں انسان اپنے دین کو سلامت نہ رکھ سکے۔ پھر یہ واقعہ بھی ہمارے سامنے ہے کہ بعض صحابی کسی جنگ میں دوسرے مومنین کے ساتھ نہیں گئے۔ تو ان سے رسول اللہ نے سلام۔ گفتگو۔ میل جول کی قطعی ممانعت کر دی۔ یہاں تک کہ انکی عورتوں کو ان سے الگ کر دیا حالانکہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر سچا ایمان رکھتے تھے شریعت کے احکام کی تعمیل میں ہمہ تن حاضر تھے۔ صرف ایک تفرقہ والی حرکت ان سے سرزد ہوئی۔ تو اس کی سزا میں دوسرے مومنوں کو حکم ہوا کہ ان سے بول چال قطعی طور پر بند کر دیں۔ حالانکہ وہی مومنین جو ان مخصوص صحابیوں سے بولتے نہیں تھے۔ یہود اور عیسائیوں کے ساتھ برابر گفتگو کرتے اور ملتے جلتے۔ یہ اس لئے کہ گھر میں ذرا بھی تفرقہ خدا کے رسُول نے پسند نہ کیا پس جو لوگ امن میں خلل انداز ہوں یا کسی ایسی حرکت کے مرتکب جن سے سلسلہ کے اتحاد میں فرق آئے۔ اور جو خدا کے مامور کی جہل سالہ محنت کے نتائج کو خراب کریں۔ ان سے ہمارا سلوک بھی ویسا ہی ہونا چاہیئے۔ جو صحابہ کرام کی زندگیوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ جیسے ہمارے تعلقات محبت و الفت و اخوۃ محض اللہ کے لئے تھے۔ اسی طرح ہماری عداوتیں ہمارے بغض بھی اللہ کے لئے ہونے چاہئیں۔ اور اس میں کسی قسم کے ذاتی خیالات کا دخل ہونا ایک بڑا بھاری نقص ہے جس سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو پختہ کار بنائے تا ہم بڑے عزم اور ثبات کے ساتھ صراط مستقیم پر چل سکیں۔ اور کسی قسم کے شیطانی دھوکے میں نہ آئیں جس کا نتیجہ ہمارے لئے یا ہماری آئندہ نسل کے لئے اچھا نہ ہو ❊

صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے

اگر مناظر قدرت پر نظر ڈالی جاوے - اور مظاہر فطرت الٰہیہ کے قوانین کو بنظر غائر ملاحظہ کیا جاوے - اگر موجودات کے موالید ثلاثہ کو غور سے پرکھا جاوے - تو ایک عاقل فہیم کو ماننا پڑتا ہے - اور لابدی طور پر ماننا پڑتا ہے کہ یہ سلسلہ کائنات کیسی احسن ترتیب اپنے اندر رکھتا ہے ہر کام ہر امر علت و معلول کے ساتھ مربوط و منوط ہے - یہ احسن انتظام اور احسن تربیت اور سبب اور مسببات کا سلسلہ بزبان حال پکار رہا ہے -

برگ درختاں سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفترے است از معرفت کردگار

یہ ترتیب - یہ انتظام - یہ موزونیت - یہ حدبندی پکار پکار کر کہہ رہی ہے - کہ اس کارخانہ عالم کا مرتب - ناظم - اور محدد ضرور ہے - جس نے ہر شئے کے پاؤں میں غلامی کی قیود ڈال دی ہیں - اور ہر ایک کے لئے ایک حد مقرر کر دی ہے - مجال ہے - کہ اس سے آگے وہ تجاوز کر سکے - ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللّٰہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموٰت والارض ربنا ما خلقت ھٰذا باطلاً سبحانک فقنا عذاب النار - آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے آگے پیچھے آنے جانے میں ضرور عقلمندوں کے لئے نشان ہیں - جو ہر حالت میں کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں - اور وہ زمین و آسمان کی پیدائش میں غور اور فکر کرتے رہتے ہیں - اور ان کی سوچ اور بچار کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ وہ پکار اٹھتے ہیں - کہ اس کارخانہ کا کوئی چلانے والا ضرور ہے - اور اس سارے کارخانہ کی وہ تربیت اور ربوبیت کرتا ہے - یہ ذرہ ذرہ موجودات کا اس کے فیضان ربوبیت کا پروردہ ہے - اور یہی سوچ بچار ان کے قلوب صافیہ پر اس رب حقیقی کا اثر اتنا مستولی کر دیتی ہے - کہ وہ اس کو خطاب کئے بغیر رہ سکتے ہی نہیں - اور کائنات کی زبان حال کو جو انہوں نے فکر و خوض کے بعد اپنے کانوں سے سنی تھی - اپنی قالی زبان میں اس کا اظہار کر دیتے ہیں - ربنا ما

خلقت ھٰذا باطلاً سبحانک فقنا عذاب النار -

اے ہمارے رب! یہ تمام کارخانہ تو نے باطل نہیں بنایا یہ اپنے اندر حقیقی اسباب اور نتائج رکھتا ہے - یہ تیرے جیسے حکیم و علیم احکم الحاکمین رب العالمین سے بعید ہے - کہ ایسا سلسلہ تو نے لغو اور بے ہودہ بنایا ہو - چونکہ یہ سلسلہ اسباب اور مسببات پر مبنی ہے - ہمیں کچھ ایسے اسباب عطا فرما - کہ جس کا نتیجہ یہ ہو - کہ ہم آگ سے بچ جاویں - الغرض انسان جو کہ خلاصہ موجودات اور اشرف المخلوقات ہے - عبادت الٰہیہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے - اسی میں اس کی زندگی کا کمال حاصل ہو سکتا ہے - کہ وہ اوامر الٰہیہ کا امتثال کرے - اور نواہی الٰہیہ سے اجتناب کرے - یہ اوامر اور یہ نواہی ہمیں مذہب کے ذریعہ سے پہنچے ہیں - دنیا میں بکثرت مذاہب پائے جاتے ہیں - اور جو مذاہب اسوقت دنیا میں قائم ہیں - یہ ابتداءً حق پر تھے - ان کا قیام ہی اسبات پر قاطع دلیل ہے کہ ان کی بناء حق پر تھی - ورنہ جھوٹ کے پاؤں کہاں - ہر زمانے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے خاص خاص اشیاء اور اسباب کی ضرورت ہوا کرتی ہے - اور بعض اسباب صرف خاص ملکوں اور زمانوں کے لئے ہوتے ہیں - یہ خصوصیت مکانی و زمانی مذاہب میں پائی جاتی ہیں - جو اسلام سے پہلے دنیا میں رائج تھے - اور حقیقی طور پر ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا کیونکہ دنیا کے باہمی تعلقات اور رشتے بالکل خام اور کچے تھے اور ان کی راہ میں بڑی بڑی روکیں حائل تھیں - آہستہ آہستہ وہ روکیں اسلام کی آمد کے بعد اٹھنی شروع ہو گئیں - اور آج تمام دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے - اس لئے رسول کریم فداہ ابی و امی و روحی صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رسول ہو کر مبعوث ہوئے - اور پہلے مذاہب جو کہ زمانی اور مکانی خصوصیات اپنے اندر رکھتے تھے - اس قابل نہ تھے - کہ وہ تمام دنیا کے بندوبست کا سامان اپنے اندر رکھتے ہوں - اس لئے وہ مذاہب سارے کے سارے جیتے جی مر گئے - اور ان میں برکات اور فیوض آنے بند ہو گئے - صرف اب اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اپنے پیروؤں کو اپنے فیوض اور برکات سے بہرہ ور کر سکتا ہے - اور کرتا ہے - مذہب کی زندگی اسی بات میں ہے - کہ وہ اپنے مقلدین کو ان فیوض کا وارث بناتا ہے جو مذہب کے بانیوں کی نسبت مشہور ہے کہ حاصل تھے - پرانے قصصا و کہانیاں اب کون ماننا اور باور کر سکتا ہے - ہر ایک مذہب والا یہ کہتا ہے

کہ ہمارے بزرگ ایسے تھے - مگر صرف اسلام ہی ہے - جو اس زمانہ میں بھی ایسے کامل افراد پیدا کرتا رہتا ہے - جو کہ دنیا پر ثابت کر دیتے ہیں - کہ واقعی اللہ اپنے صفات کاملہ کے ساتھ ہے - اور اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی مذہب ہے - جو کہ اس کی خوشنودی اور رضا کے سامان مہیا کر سکتا ہے - لاریب یہی سچی بات ہے - کہ زندہ مذہب صرف اسلام ہی ہے - اور تمام مذاہب مر گئے ہیں - اس لئے وہ اس کے مقابل میں آنے کی سکت نہیں رکھتے - وما یستوی الاحیاء ولا الاموات کیا زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں - ہم انشاء اللہ اسی مضمون پر وقتاً فوقتاً قلم اٹھائیں گے - وما ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۔

انجمن انصار اللہ کی صداقت پر ایک گواہی

انجمن انصار اللہ جماعت میں اتفاق و اتحاد - خلافت کی تائید و اطاعت اور تبلیغ احمدیت کیلئے قائم ہوئی تھی - اور اس کا ثبوت کہ اسمیں کسی قسم کا کوئی منصوبہ نہ تھا - یہ ہے کہ اسمیں داخل ہونیوالوں کیلئے سات استخاروں کی شرط تھی - اور ہر شخص کی خواب یا الٰہی تحریک کی بناء پر اس میں شامل ہوتا تھا - چنانچہ ایک خط سردار محمد عجب خان صاحب کا اس خصوص میں درج کیا جاتا ہے - جو سردار صاحب موصوف نے ۱۹۱۱ء میں لکھا تھا - ممکن ہے اب خان صاحب اپنے پہلے خیالات سے متفق نہ ہوں - (ایڈیٹر)

جناب مکرمنا و مولانا - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - در بارہ انجمن انصار اللہ عرض ہے - کہ میں نے وحی اللہ سے اس انجمن کے برکات معلوم کرلی ہیں - استخارہ کی حاجت نہیں - اور خصوصاً جبکہ حضرۃ خلیفۃ المسیح دام ظلہ نے بھی اسے منظور اور پسند فرمایا ہے پھر تو نوراً علیٰ نور ہے - اور اس کی ہر وقت اور بڑی ضرورت ہے - بلکہ میں تو خود اسمیں پہلے کوشاں رہا کیونکہ میری رائے میں آخری جماعت کی علت غائی یہی ہے - خدا کرے کہ اسکی برکت مخفی کمال صحیح ہو کر اسکے لائق افراد مہیا ہوویں - اور قال اللہ و قال الرسول پر عمل کرنیوالوں کی باہمی اخوت اسقدر مضبوط ہو جاوے - کہ بنیان مرصوص ہو کر کوئی اس کو توڑ نہ سکے - اور اگر کوئی اسکو توڑنا چاہے - تو خود بھی اس کو اپنے ٹوٹنے کا خطرہ ہر وقت دامنگیر ہو - بلکہ وہ بھی خدا کے فضل سے ٹوٹ جاوے نوید کامیابی کا میدان بڑا وسیع ہے - اسلئے از راہ مہربانی میرا نام اس انجمن کے ممبران میں درج فرماویں - اور اس جماعت کے ممبران کے نام کی فہرست ہر ایک

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اوّل رضؓ کا دُوسرا پُرانا خط

بطرف

شیخ عبدالرحمٰن صاحب و سید ولی اللہ شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

امّا بعد

اوّل استخارہ ۔ استخارہ ۔ استخارہ آپ و ولی اللہ میاں صاحب سب کرو۔

دوم ۔ صلوٰۃ الحاجۃ حسب احباب ۔ حدیث پڑھو۔

سوم ۔ علوم کی قیمت اور ان کی ترتیب ۔ ضرورت اہمیّت کا عظیم الشان مشورہ پہلے بیان کرو ۔ پھر جہاں جہاں موقعہ لگے۔

چہارم ۔ ابو سعید عربی اور اس بزرگ سے جس کی میاں صاحب سے خط و کتابت ہے ۔ ملاقات کر کے بھی یہی سوال پیش ہو۔

پنجم ۔ اعلیٰ ضروری اہم بڑی قیمت والا اپنی دلچسپی کے مطابق اور کس طریق سے علم پڑھا جاوے ۔ پھر اس کے بعد کتابوں کا انتخاب ہو ۔ اور عمدہ سی کتابیں مہیا کی جاویں قدیم اور جدید۔

ششم ۔ جہاں تک ممکن ہو ۔ عمدہ سے عمدہ مفید جلد منزلِ مقصود کو پہنچانے والی ہوں۔

ہفتم ۔ قرآن مجید منتخب شدہ کتاب ہے۔ ولا کتاب اعلیٰ و اتم نفعا و کفایۃ و ھدایۃ و نورا و رحمۃ و شفاعۃ و ھذا ...... علی بصیرۃ منی و ممن تبعنی والحمد للہ رب العٰلمین ۔

اور اسکا علم تقویٰ و تدبر و دعا سے حاصل ہوتا ہے ۔ ہر ایک آیت اس کی مصدق دوسری آیت ہی ہوتی ہے۔

ہشتم ۔ موطا ۔ محمد و یحییٰ للامام مالک و مسلم والا تقیع الارفع ولا ...... کتاب بعد کتاب اللہ الجامع الصحیح البخاری۔ موطا مع قول محمد طبع ہند نووی علی المسلم نظر سے گذرے تو اس کا تمہید پر ضرور توجہ رکھیں۔

بخاری کے چند مقامات مشکل کو الگ نوٹ کر لینا ۔ اوہام رواۃ ۔ اضطراب ۔ مشکلات ۔ اور زمانہ حال کے اعتراضات پھر ان مقامات کے شروح اور ان کے سوالات علماء سے دریافت کرتے رہنا ۔ مخالفت ...... کے لئے عینی ہیں ۔ ظہور حق کے لئے اس پر عمدہ شروح حنابلہ و مالکیہ کی دیکھ لینا ۔ اور دریافت کرنا ۔ گو فتح الباری مفید اور عینی نافع ہے۔

قرآن کریم کی تفاسیر میں صرف متشابہات کو محکمات کے مطابق کرنے کی سعی کرنا الا لا للفتنۃ ولا للشغل۔

فقہ ۔ محلّی ابن حزم ۔ ...... نیل الاوطار ۔ ام ۔ امام ۔ المام ۔ عمدہ کتب فقہ ہیں۔

مجمع الزوائد ۔ ابن حبان و ابن خزیمہ اصلاح المتدرک مسند عبدالرزاق ۔ مسند سعید بن منصور ۔ مصنف ابن ابی شیبہ گو سوکھی ملیھا کتابیں ہیں ۔ مگر گونہ مفید ہیں ۔ ادب میں کامل مبرد ادب الکاتب ابن قتیبہ صناعتین ۔

کتب و رسائل حافظ معتزلی ۔ اسرار البلاغۃ اور دلائل الاعجاز لعبد القاہر ۔ مفتاح العلوم ۔ سکاکی میرے خیال میں عمدہ ہیں ۔ الکتاب لسیبویہ بابرکت ہے ۔ صحاح جوہری مدنظر ہے ۔ اور اس کے اشعار حل کرتے رہو گو آہستہ آہستہ اور بہت تدریج سے ہوں) صرف و نحو میں بہت تدقیق مناسب نہیں ۔ نہ لمبی تحقیق نہ ان کے قواعد یاد کرنا ضروری ہیں مختصر اس پر نظر ہو ۔ فصیح بولنا ۔ فصاحت سے لکھنا ۔ فصحاء کی مجالس ۔ فصیح فقرات لکھ لینا ۔ عمدہ اخباروں کے عمدہ آرٹیکل پڑھنا ۔ اگر ممکن ہو ۔ تو عمدہ عمدہ جدید طب کی ہر شعبہ کی کتابیں ضرور نظر سے گذار لو ۔ اور کچھ طریق طب جدید وہاں سیکھ لو۔ علماء صالحین کے لئے دعا دعا۔

دعا رؤیت شہر و قری ۔ کبھی موقعہ ملے ۔ تو مکہ معظمہ ۔ مدینہ طیبہ ضرور جائیں۔

دعائیں ۔ دعائیں ۔ دعائیں ۔ صحبت صلحاء ۔ مجالس اتقیاء قرب ابرار و اخیار ضروری اور لابد ہے ۔ ہاں سیاست سے کوئی تعلق نہ ہو۔ والسلام

نور الدین ۔ ۸ ۔ جولائی ۱۹۱۳ء

پھولا ہے گلعذار مسیح محمدی

مولوی قاسم علیخاں صاحب رامپوری ایک مخلص اور پرجوش احمدی ہیں ۔ آپ یہاں آئے ہوئے تھے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور انہوں نے اپنی یہ غزل رقت آمیز لہجہ میں پڑھ کر سنائی ۔ (ایڈیٹر)

یا رب دکھا دیا ہے مسیح محمدی
وہ جاں فزا بہار مسیح محمدی

عالم مہک اٹھا ہے وہ خوشبو ہے جابجا
پھولا ہے گلعذار مسیح محمدی

مردہ کیا تھا شرک نے جو دیں وہ جی اٹھا
کرتا تھا انتظار مسیح محمدی

جو دشمنان دین ہیں پامال ہونگے اب
ہے گرم کارزار مسیح محمدی

منہ زور اسپ کفر کی سب شوخیاں مٹیں
بیٹھا جو شہسوار مسیح محمدی

دونوں جہاں میں ہوگا وہ بیشک ذلیل و خوار
جو بھی ہے شرمسار مسیح محمدی۔

عیسیٰ بھی زخم قوم کے مرہم کو سیکھ لیں۔
پائیں جو دلفگار مسیح محمدی۔

پیارا ہے وہ خدا کا خدا کے رسولؐ کا
جو بھی ہے غمگسار مسیح محمدی۔

گر دیکھنا ہو گیسوئے احمدؑ تو دیکھ لو
وہ موئے مشکبار مسیح محمدی

الفت ہے نور دین محمدؐ سے اس قدر
ہر دم ہے ہم کنار مسیح محمدی

یا رب ہو میرا جسم تو اس راہ کا غبار
اور جان ہو نثار مسیح محمدی۔

تلوؤں سے اس کے آنکھیں ملوں اپنی بار بار
دیکھوں جو یادگار مسیح محمدی

گھائل ہوا ہوں دیکھ کے خود اپنی آنکھ سے
تیزی ذوالفقار مسیح محمدی کی

شاہان کفر کی وہ خدائی کہاں گئی
جب آیا تاجدار مسیح محمدی۔

دنیا کے لوگ پھینکیں سنگ و کلوخ کیوں
پھل لائی ہے بہار مسیح محمدی۔

جو منکر خدا و محمدؐ ہیں دیکھ لیں
آکر یہ کاروبار مسیح محمدی

آزاد کی دعا ہے کہ ہو قادیاں میں دفن
ہم پہلوئے مزار مسیح محمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

جو امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح نے ۲۷ - نومبر ۱۹۱۴ء کو دیا

حضور نے سورہ فاتحہ پڑھ کر فرمایا۔

اللہ تعالےٰ کے اپنے بندوں پر بہت بڑے بڑے احسان ہیں۔ مگر بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے منہ سے الحمدللہ نکلتی ہے۔ ایک ایک ذرہ ہمارے جسم کا۔ اور ہر ایک ذرہ ہمارے کھانے کا جو ہمارے پیٹ میں جاتا ہے۔ اور ہر ایک قطرہ پانی کا جسے ہم پیتے ہیں۔ اور تمام وہ ہوا جو ہمارے ارد گرد پھیلی ہوئی ہے۔ اور ہر ایک سانس کے ساتھ ہمارے اندر جاتی ہے۔ اور ہر ایک چیز جس پر ہماری نظر پڑتی ہے۔ اور ایک ایک لفظ جو ہوا کے ذریعہ ہمارے کانوں میں جاتا ہے۔ اور ہر ایک چیز جسے ہم چھوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے احسانات یاد دلا رہی ہے۔ مگر پھر بھی بہت کم لوگ ہیں۔ جو اسقدر احسانات کی قدر کرتے ہیں۔ وہ کیا زمانہ تھا۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا۔ پھر دنیا نے کسطرح آپ کا انکار کیا۔ اور آپ سے ٹھٹھا اور ہنسی کرتے تھے کہنے والے نے تو یہاں تک کہدیا۔ کہ میں نے ہی اسے بڑھایا تھا اب اور میں ہی اسے گھٹا دوں گا۔ اور واقعہ میں اس وقت کے حالات ایسے تھے۔ کہ وہ ایسا کہہ سکتا تھا۔ اس نے سمجھا۔ کہ میں نے ہی اشاعۃ السنۃ میں اس کی کتاب کی تعریف کی ہے۔ اور میری وجہ سے یہ مشہور ہوا ہے۔ اور میں ہی اب ایک مضمون اس کے خلاف لکھ دوں گا۔ اور میں ہی اس پر کفر کا فتویٰ لگا دوں گا۔ تو یہ گر جائیگا۔ اور تمام لوگ اسے چھوڑ دیں گے۔ لیکن وہ کیا جانتا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے ایک بیج اپنے ہاتھ سے بویا ہے اور وہ اسے اتنا بڑھائیگا۔ اور اس درخت کو اتنا بڑا بنائے گا۔ کہ اس کے سایہ میں جتنے لوگ بھی آنا چاہیں گے۔ خواہ لاکھوں ہوں یا کروڑوں۔ آجائیں گے۔ اور اس کا سایہ سب کے لئے ہوگا۔ اور اس کی شاخیں پھیلیں گی۔ کہ اس کے نیچے چاہے کتنے آدمی آجاویں۔ وہ سب کو اپنے سائے میں لے لیں گی۔ اور کسی کو سایہ میں لینے سے انکار نہ کریں گی۔ ہاں بدبخت انسان اس کے سایہ کے نیچے آنے سے انکار کریں گے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے رازوں کو وہی لوگ جانتے ہیں۔ جن کو خدا تعالےٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اس زمانہ میں کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور آپ کی اس قدر مخالفت ہو رہی ہے۔ اس لئے معلوم نہیں ہوتا۔ کہ حضور کو لوگ کسطرح پہچان کر مان لیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ پہلی رات کے چاند کو تمام دنیا دیکھ نہیں سکتا۔ مگر وہ بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ اندھوں کے سوا سارے لوگ دیکھ سکتے ہیں۔ تو اس وقت آپ کی شان اور قدر کو کون سمجھ سکتا تھا۔ لیکن آج اللہ تعالےٰ نے ثابت کر دیا۔ گو خدا کا مسیح اب موجود نہیں ہے۔ مگر اس کے لگائے ہوئے پودے کو خدا خود سیراب کر رہا ہے۔ اور خدا کے ملائکہ اس کے بوئے ہوئے بیج کی پرورش کر رہے ہیں ہماری طرف سے کوئی کوشش ہوئی ہے۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ لوگوں کے پاس کسی نہ کسی ذریعہ سے حضرت مسیح موعود کی باتیں پہنچ ہی جاتی ہیں۔

سیلون سے ایک آدمی کا خط آیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ میں نے آپ کی کتابیں دیکھیں۔ اور آپ کو مان چکا ہوں۔ اب مجھے آپ بتلائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ اور کسطرح میں اور لوگوں کو بھی یہ حق پہنچاؤں۔

ہماری طرف سے وہاں کون گیا ہے۔ اور کس نے اس کو کتابیں دی ہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کا اپنا ہی کام ہے۔ ماریشس سے ایک آدمی کا خط آیا ہے۔ وہ بھی اسی طرح لکھتا ہے۔ ہم میں سے کس نے یہ کوشش کی۔ اور کون وہاں گیا ہے۔ کوئی نہیں گیا۔ یہ باتیں اسی نے وہاں پہنچائی ہیں۔ جس نے تمام دنیا میں سے ایک بے نشان بستی میں رہنے والے انسان کے دل کو اپنے لئے چنا۔ اور جس میں یہ قدرت تھی۔ اسی نے ان دلوں کو دنیا میں تلاش کیا۔ جن میں اس کی تائید کا جوش پایا جاتا تھا۔ اور اسی نے سیلون اور ماریشس وغیرہ میں ایسے دل تلاش کئے۔ جن میں صداقت کا مادہ تھا۔

اسی قادیان میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو نہیں جانتے کہ مرزا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کیا کرتا رہا ہے۔ وہ ایک دکانداری سمجھتے ہیں۔ ان کو یہ معلوم نہیں۔ کہ مرزا کا خدا تعالےٰ سے کیا تعلق تھا۔ اور خدا تعالےٰ کا مرزا سے کیا تعلق تھا۔ مگر سیلون۔ افریقہ۔ عرب۔ ماریشس۔ برہما۔ مالابار وغیرہ وغیرہ علاقوں میں کسطرح خدا تعالےٰ نے آپ کی صداقت کا بیج پھیلا دیا۔ اور کسطرح اپنے فضل سے اب پھیلا رہا ہے۔ واقعہ میں دنیا پر اللہ تعالےٰ کے فضل بے انتہا ہیں۔ لیکن لوگ قدر نہیں کرتے۔

میں نہیں سمجھتا۔ کہ لوگ کونسا ایسا کام کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل اور رحمت سے ان میں ایک نبی مبعوث فرماتا ہے۔ اور پھر ایسے لوگوں میں جو کہتے ہیں۔ کہ ہم اس نبی کو قبول نہیں کرتے۔ مگر اللہ تعالےٰ ان پر اپنا فضل نازل کرتا ہے۔ لوگ اس کا رد کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ ان کو دیتا ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ اس انعام کا اعادہ کرتا ہے۔ لوگ کفر کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ اس پر اصرار کرتا ہے۔ اور انہیں یہ انعام عنائت فرماتا ہے۔ یہ خالق ہی کا کام ہے۔ جو اس طرح کرتا ہے حدیثوں میں ایک خبر آئی ہے۔ اور وہ یہ کہ۔

"مسیح ایک منارہ پر نازل ہوگا" حضرت مسیح موعود نے اس منارہ کے بنانے کی تجویز کی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی باتوں کو پورا کرنا انسان کا فرض ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے ایک مینار کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس وقت کے حالات کے مطابق مینار کا بننا مشکل کام تھا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ حضرت صاحب نے مشورہ کے لئے چند آدمی جمع کئے تھے بھٹہ تیار ہو رہا تھا۔ اینٹیں بن رہی تھیں۔ بنیادیں کھودی جا رہی تھیں۔ کہ حکیم حسام الدین صاحب مرحوم آئے۔ انھوں نے حضرت صاحب کے سامنے کھڑے ہو کر کہا حضور اس کے لئے دس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ حضرت صاحب بار بار فرماویں کہ کوئی ایسی تجویز بتاؤ۔ کہ اس سے کم روپیہ خرچ ہو۔ ہماری جماعت کمزور ہے۔ کہاں دس ہزار روپیہ دے سکیگی۔ اسوقت واقعی اسقدر روپیہ کا جمع ہونا بھی مشکل تھا۔ مگر آج باہر جا کر دیکھ لو۔ ڈیڑھ لاکھ کی عمارتیں کھڑی ہیں۔ اسوقت جتنا منارہ بنا بنا اور پھر اُسوقت بعض وجوہات سے بننا رک گیا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے عرض کیا۔ کہ حضور نے مینار کے بنانے کے متعلق اعلان کیا تھا۔ کہ بنیگا۔ اور اب روک دیا گیا ہے۔ اس لئے مخالف لوگ ہنس رہے ہیں۔ اور ہم سے تمسخر کرتے ہیں۔ آپ نے ہنس کر فرمایا۔ کہ اگر سارے کام ہم ہی کر جائیں۔ تو بعد میں آنے والے لوگ کیا کریں گے۔ اور وہ کسطرح ثواب لیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ بہت سی برکات ایسی ہیں۔ جن کا نزول مینار کے بننے پر ہوگا۔

اللہ تعالےٰ کا ہر ایک کام اندازے کے ماتحت چلتا ہے۔ اور جو وقت اس کے پورا ہونے کا ہوتا ہے۔ اس سے پہلے خواہ کتنا ہی زور مارا جائے۔ نہیں ہو سکتا۔

ایک وقت وہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا عظیم الشان انسان فرماتا تھا۔ کہ مینارہ کے خرچ کے لئے دس ہزار سے کم روپیہ کا اندازہ کرو۔ کیونکہ جماعت اس کو برداشت نہیں کر سکتی۔ پھر آج یہ وقت ہے۔ کہ ڈیڑھ لاکھ کی عمارت باہر تیار کھڑی ہے۔ اور اس کا سب روپیہ اسی جماعت نے دیا ہے۔ پھر آپ کا یہ فرمانا۔ کہ اگر سب کام ہم ہی کر جائیں۔ تو دوسروں کو ثواب کا موقعہ کس طرح ملے۔ اللہ تعالےٰ نے شاید اس کے لئے بھی زمانہ رکھا ہو گا۔ پرسوں مجھے خیال آیا۔ کہ ہم نے جہاں اور بہت سے کام شروع کئے ہوئے ہیں۔ اور پانچ چھ ہزار روپیہ کا ماہوار خرچ ہے۔ وہاں اس کو بھی شروع کر دیا جاوے۔ اور اس میں بھی کچھ خرچ ہوتا رہے۔ اور یہ آہستہ آہستہ تیار رہے۔ اور خدا تعالےٰ ہمیں اس کی تکمیل کا شرف عطا فرماوے۔ اور اس کی برکات کی وجہ سے ابتلا دور ہو جاویں۔

مینار کی تکمیل ہونے پر حضرت صاحب نے بہت سی برکات کے نزول کا وعدہ فرمایا تھا۔ آجکل بہت سے ابتلا آنے والے ہیں۔ ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ہی ان میں بھی تخفیف کر دے۔ اور ہمیں بچالے۔

شائد تم لوگ یہ سامنے کی کھٹ کھٹ دیکھ کر حیران ہوگے۔ کہ یہ کیا ہونے لگا ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ یہ ایک امانت ہمارے ذمہ تھی۔ میں نے چاہا۔ کہ اگر خدا تعالیٰ توفیق دے۔ تو اس کو پورا کیا جائے۔ اس لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ جمعہ کے بعد اللہ تعالےٰ سے دعائیں مانگ کر کے اس کام کو شروع کرا دیں۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ملتی رہے گی۔ مینار تیار رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی مکمل ہو جائیگا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا ایک فضل ہے۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی کام بھی ادھورا نہیں رکھنا چاہا۔ حضرت مسیح موعود نے کام تو جتنے شروع کئے تھے۔ سارے ایسے ہی معلوم ہوتے تھے۔ کہ کون ان کو پورا کرے گا۔ مگر خدا تعالےٰ جس کا خود کفیل ہو۔ اس کے کاموں کو کون روک سکتا ہے۔ سو اسی کی توفیق سے سب کام ایک ایک کر کے پورے ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ یہ کام بھی ہماری زندگی میں پورا ہو جائے۔ تا کہ حضرت صاحب نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ ثواب کون لے اس کے ہم ہی مستحق ہو جائیں۔ اور ہم ہی لے لیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے کیا بعید ہے۔ مگر تم دل سے اللہ تعالےٰ کے انعاموں کی قدر اور شکر کرو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا فرمان ہے۔ لَئِن شَكَرتُم لأَزِيدَنَّكُم وَلَئِن كَفَرتُم إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيد۔ اگر انسان خدا کے انعامات کا شکر کرے۔ تو خدا تعالےٰ شکر کرنے والے کو بڑی ترقیات دیتا ہے۔

سو تم یہ خیال مت کرو۔ کہ تم نے بھی دین کی کوئی خدمت یا کام کیا ہے۔ بلکہ تم خدا کا شکر کرو۔ کہ اس نے تمہیں دین کی خدمت کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ تم اپنی خدمات کا خیال بھی کبھی دل میں نہ لاؤ۔ خوب یاد رکھو۔ کہ جن لوگوں نے یہ کہا۔ کہ ہم نے خدمات دین کیں۔ انہیں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اور پھر ایسی ٹھوکر لگتی ہے۔ کہ پھر ان کو اٹھنے کا موقعہ بھی نہیں ملتا۔

پس تم یہ خیال نہ کرو۔ کہ ہم نے یہ کام کیا ہے تمہاری ہستی ہی کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کبھی نہیں کہا۔ کہ میری وجہ سے اس طرح ہوا ہے۔

حضرت عائشہ رضی روایت کرتی ہیں۔ کہ نبی کریم صلعم سے دریافت کیا۔ کہ حضور وفات کے بعد کہاں جائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اگر اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا۔ تو جنت میں جاؤنگا۔ انہوں نے عرض کیا۔ کیا آپ کو بھی جنت میں جانے کی نسبت معلوم نہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ کہ جنت میں جانا اعمال پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل پر ہے۔ وہ جسکو چاہیگا۔ جنت میں داخل کر دیگا۔

تو نبی کریمؐ جیسے عظیم الشان انسان نے بھی اپنا جنت میں جانا اللہ تعالےٰ کے فضل پر منحصر بتلایا۔ اور آپ نے یہ نہیں کہا۔ کہ میں نے ایسے ایسے کام کئے ہیں۔ اس لئے میں ضرور جنت میں جاؤں گا۔ بلکہ آپ نے اعمال کو ہیچ سمجھا۔ تو اور کون ہے۔ جو اپنے اعمال پر بھروسہ رکھ سکے۔ جب حضرت خاتم النبیین جیسا انسان اتنی احتیاط کرتا ہے۔ اور وہ بھی خدا کی قدرت اور جلال کو دیکھ کر اپنی کمزوری اور عاجزی کا اقرار کرتا ہے۔ تو تمہاری کیا ہستی ہے۔

پس تم اللہ تعالےٰ کے احسانات کا شکریہ ادا کرو۔ اگر تمہارے ہاتھوں سے کوئی خدمت سر انجام ہو۔ تو یہ نہ کہو۔ کہ ہم نے ایسا کیا۔ بلکہ خدا کا شکر کرو۔ کیا لاکھوں انسان ایسے نہیں؟ جنکو حضرت مسیح موعود کا علم ہی نہیں۔ انہیں آپ کی شناخت کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن تم نے کیا کیا تھا کہ تمہیں شناخت کی توفیق ملی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا۔ پھر کیا لاکھوں انسان ایسے نہیں ہیں۔ جنکو آپ کی خبر ہوئی۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ لیکن تمہارے کون سے اعمال تھے۔ کہ تمہیں مسیح موعود کے ماننے کی توفیق ملی۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل۔ رحم اور احسان ہی تھا۔ اور کچھ نہ تھا۔ پھر کیا ہزاروں انسان ایسے نہیں ہیں۔ جنھوں نے آپکا انکار تو نہیں کیا۔ لیکن ان کو ایمان لانا نصیب نہیں ہوا۔ لیکن تم میں کونسی خوبی تھی۔ کہ تمہیں یہ موقعہ حاصل ہوا۔ یہ صرف خدا تعالےٰ کا فضل ہی تھا۔ پھر کئی انسان ایسے ہیں۔ جنھوں نے آپ کو مان کر انکار کر دیا۔ لیکن تم نے کونسے ایسے کام کئے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ نے تمہارے ایمان کی حفاظت کی۔ یہ محض اسکا فضل تھا۔ پھر ایسے بھی انسان ہیں۔ جنھوں نے مان کر انکار تو نہیں کیا۔ لیکن کسی اور وجہ سے ان کو ٹھوکر لگ گئی ہے لیکن کیا وجہ ہے؟ کہ تم محفوظ رہے ہو۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہی ہے۔

ہزاروں لوگ قادیان میں آئے۔ لیکن انہیں خدمت دین کا اسقدر موقعہ نہ ملا۔ جسقدر تم کو ملا ہے۔ لیکن تم نے کونسا کام کیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے تم کو یہ موقعہ دیا ہے۔ یہ اسکا احسان اور فضل ہی ہے۔ تم میں سے کون ہے۔ جو یہ دعویٰ کرے۔ کہ میری وجہ سے یہ جماعت بڑھی۔ اور میری وجہ سے یہ سلسلہ قائم ہوا۔ جو خدا اتنے دلوں کو یہاں پھیر کر لایا ہے اور آج تک مسیح موعود کے کاموں کو انجام دیتا رہا ہے۔ وہ اب باقی کاموں کے لئے تمہارا ہرگز ہرگز محتاج نہیں ہے۔ تم اگر کوئی خدمت دین کرتے ہو۔ تو شکریہ کرو۔ کہ خدا نے تمہیں اپنے فضل سے یہ موقعہ دیا ہے۔

انبیاء کی صحبت میں بیٹھنے والوں کا بھی کیا عجیب حال ہوتا ہے۔ نبی کریم صلعم نے ایک دفعہ ایک صحابی کو بلا کر فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ بتائیں۔ اس نے عرض کی حضور فرمایئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ خدا نے مجھے کہا ہے۔ کہ میں تمہیں سورۂ فاتحہ پڑھاؤں اس نے زور دیکر پوچھا۔ کیا خدا نے آپ کو فرمایا ہے۔ کہ آپ مجھے سورۂ فاتحہ پڑھائیں۔ اور اس فقرہ کو بار بار دہراتا۔

اور زور سے رونا جاتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ کیا میں بھی اس لائق ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے یاد کرے۔ تو واقعہ میں انسان کا یہی کام ہے۔ کہ اپنے آپ کو کچھ بھی نہ سمجھے۔ لاکھوں انسان مسیح موعود کے زمانہ کو ترستے گئے ہیں۔ پھر وہ کیسے خوش قسمت ہیں۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنا مامور بھیج کر اپنی طرف بلایا۔ اور ان سے کچھ کام لیا۔ اگر انسان اپنے آپ کو اور خدا کے احسانوں کو دیکھے۔ اور غور کرے۔ تو اسے اپنی حقیقت معلوم ہو جائے۔ اس سے زیادہ اللہ کا اور کیا فضل ہوگا۔ کہ ایک نطفہ سے پیدا شدہ کو خدا فرمائے کہ ہم تم سے یہ کام لیتے ہیں۔ سو اللہ کے احسانوں کی قدر کرو۔ اور دعا کرو۔ کہ خدا تعالیٰ تم سے یہ کام بھی لے لے۔ حضرت صاحب نے اس کے لئے بڑی بڑی دعائیں کیں۔ اور بڑی بڑی دعاؤں کے بعد اس کی بنیادیں رکھی تھیں شاید ہماری ہی غلطیوں کی وجہ سے اس میں روک پڑ گئی ہو۔ آؤ اب پھر ہم دعائیں کریں۔ اور بہت دعائیں کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ اس کی تکمیل کی ہمیں توفیق دے۔ اور شکریہ ادا کرو۔ کہ تم کو بہت سے کام کرنے کی توفیق ملی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سے نیک اور پاک خدمتیں لے۔ اور ہم شکر کریں۔ ہم میں تکبر پیدا نہ ہو۔ پہلا گناہ ہی ایسا ہے۔ جو تکبر سے پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ ہمیں ایسا اور استکبار سے محفوظ رکھے۔ ہمارا انجام نیک ہو۔ خدا تعالیٰ کی رضاء کے ماتحت ہماری زندگی اور موت ہو۔ اس کی رضا کے ماتحت جو کام ہم سے ہو گئے ہیں۔ یا ہوں گے۔ ان سے آگے دنیا کو فائدہ ہو۔ اور ہم کو ثواب پہنچے ٭

نومبائعین

چوہدری اروڑا خاں صاحب ابادکار علاقہ سرگودھا۔
مسماۃ سجادہ بیگم صاحبہ راولپنڈی معرفت حیدر شاہ صاحب احمدی ٭
شاہ محمد صاحب مقام راہوں۔
مہرالدین صاحب معہ اہلیہ - دھیر کے - سرگودھا۔
مسماۃ فاطمہ بی بی صاحبہ " "
مسماۃ سرداراں بی بی صاحبہ " "
پھوپھی صاحبہ و دادی صاحبہ مہر محمد صاحب ملودہ۔

عبدالعزیز صاحب احمدی۔ حاجی پور۔ ضلع جالندھر پھگواڑہ
خان محمد صاحب چک نمبر ۱۰ دھیر کے سرگودھا۔
عبداللہ صاحب معہ اہلیہ " "
اللہ جوایا صاحب " "
نبی بخش صاحب معہ اہلیہ " "
مسماۃ حاکم بی بی " "

کوئلہ ایجنسی

ہم نے جہریا کول فیلڈ میں پتھر کے کوئلہ کا کام شروع کیا ہے۔ اور ہر قسم کا کوئلہ ہم اس فیلڈ سے بہم پہنچا سکتے ہیں۔ لہٰذا جن احمدی صاحبان اور دیگر احباب کو پتھر کے کوئلہ کی ضرورت ہو۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر ہم سے خط و کتابت کر کے جسقدر کوئلہ چاہیں منگوا سکتے ہیں ٭

المشتہر۔ سید عبدالکریم احمدی کول مرچنٹ پو جہریا ضلع مان بھوم

ضروری اعلان

جناب مولوی شیر علی صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے سالانہ جلسہ کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر ۱۹۱۴ء کی تاریخیں مقرر فرمائی ہیں۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ ۲۵ - دسمبر کو جمعہ ہے۔ اس لئے جمعہ کے خطبہ میں شامل ہونے کے لئے بھی احباب کو کوشش کرنی چاہئے ہمیں امید ہے۔ کہ برادران جلسہ کے دنوں کے بڑھائے جانے سے بہت فائدہ حاصل کریں گے۔ اور جلسہ کے پہلے دن سے لیکر اخیر دن تک مستفیض ہوتے رہیں گے ٭

درخواست دعا

بابو فضل احمد صاحب بٹالوی۔ اور محمد خان صاحب میدان جنگ میں جاتے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور بخیریت واپس لائے۔ نیز بابو عطاء اللہ صاحب ڈرزی اسسٹنٹ میول کور نمبر ۲۷ پشاور اپنی صحت کے لئے دعا کے ملتجی ہیں ان کے لئے دعا کی جائے ٭

اطلاع

اخبار کی چھپوائی میں تاخیر ہونے کی وجہ سے دونوں اخبار اکٹھے ارسال کئے جاتے ہیں ٭ (مینیجر)

نمک سلیمانی

یہ نمک معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرتا اور اس کے فضلات فاسدہ کو تحلیل کرتا اور اس کی قوتوں کا محافظ ہے۔ بھوک لگاتا قبض دور کرتا۔ کمی اشتہا۔ بدہضمی۔ پیٹ درد۔ بد ہضمہ نفخ شکم بادگولہ۔ درد پیچ۔ وجع المفاصل اور تقویت گردہ و مثانہ و قوت بصر اور نسیان کے لئے مفید ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ رنگ کو نکھارتا۔ چھائیاں وغیرہ کو زائل کرتا اور محرک باہ بھی ہے۔ یونانی طبیبوں کی مشہور اور مستند مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ علاوہ محصولڈاک۔
(مینیجر اخبار الفضل سے طلب فرماویں)

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند۔ اور دیگر امراض چشم کے لئے بیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ ۴/ قسم دوم ۲/ قسم سوم ۸/۔ اصلی ممیرا جس کی قیمت ۱۰/ روپیہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ خاص کر جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مفید ہے اور مجرب ہے ٭

ست سلاجیت ٭ محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تپ کہنہ و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و ریح و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ہمراہ استعمال کریں قسم اول ۱۰/ فی تولہ قسم دوم ۸/ فی تولہ۔

لنگیاں اور کلاہ۔ ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ہاشمی ریشمی اور سوتی طرے والی سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں

[illegible] قادیان ضلع گورداسپور